عبدالحق محدث دہلوی رح
جبر و قدر
ایک قدیم اور نایاب نسخہ کی اولین اشاعت
اسلامک بک فاؤنڈیشن
۲۳۹ - این، سمن آباد ○ لاہور

المعتقدات السنية

فی

ردّ مذہب القدریۃ والجبریّۃ

تالیف

حضرة الشیخ عبد الحق المحدّث الدّہلویؒ

تحقیق و ترجمہ

محمد سخاوت مرزا قادری حیدرآبادی

اسلامک بک فاؤنڈیشن

۲۴۹ - این سمن آباد لاہور

سلسلۂ مطبوعات نمبر ۹

ناشر : ——— اسلامک بک فاؤنڈیشن - لاہور

طابع : ——— معارف پرنٹنگ پریس - لاہور

تقسیم کار : ——— المعارف - گنج بخش روڈ - لاہور

سال اشاعت : ——— ۱۳۹۷ھ ——— ۱۹۷۷ء

تعداد : ——— ایک ھزار

قیمت : ——— ~~چار روپے~~ 2/25

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ

—————— سخاوت مرزا قادری

زبدۃ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ ہندوستان کی ان مایہ ناز ہستیوں میں ہیں جنہوں نے دسویں صدی ہجری میں احادیث نبوی کی شد و مد کے ساتھ اشاعت فرمائی۔ شیخ علیہ الرحمۃ کے حالات اور تصنیفات پر مراۃ الحقائق، شیخ برکت اللہ، حیات شیخ عبدالحق از سید احمد عظیم آبادی، تذکرہ مصنفین دہلی از حکیم شمس اللہ قادری نیز حیات شیخ عبدالحق مؤلفہ خلیق احمد نظامی ناشر ندوۃ المصنفین دہلی، آخر الذکر میں بعض فروگذاشتیں ہیں۔ (تبصرہ حبیب الرحمن اعظمی ملاحظہ ہو)

مختصر حالات: شیخ عبدالحق کے جدِ اعلیٰ آغا محمد ترک ماوراء النہر سے سلطان علاؤالدین خلجی ۶۹۶ھ / ۱۲۹۶ء میں ہندوستان آئے، فوجی عہدیدار تھے، گجرات فتح کیا اور اسی کو اپنا وطن بنالیا۔ اس کے بعد بعض خانگی پریشانیوں کی وجہ سے دہلی میں مستقل قیام فرمایا۔ خانقاہ حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلویؒ میں عزلت نشینی اختیار کی اور ۷۳۹ھ میں وفات پائی۔ آپ کے صاحبزادے ملک معزالدین معاصر سلطان فیروز تغلق اور آپ کے نبیرے ملک موسیٰ شہید (ف ۸۶۰ھ) سلطان بہلول لودی کے معاصر اور صاحب علم و فضل تھے۔ شیخ صاحب کے جدِ امجد شیخ سعد اللہ ۸۶۰/۹۲۵ھ عالم فاضل اور شیخ جلال گجراتی سے بیعت تھے جن کا سلسلہ شیخ پیارے خلیفہ شاہ یداللہ نبیرہ حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد گیسو دراز قدس سرہٗ سے ملتا ہے۔ آپ کے والد بزرگوار شیخ سیف الدین ترک ۹۴۰/۹۹۰ھ عالم متبحر اور شیخ امان اللہ پانی پتیؒ کے مرید تھے۔

شیخ عبد الحق محدث دہلوی ٩٥٨ھ/١٥٥٠ء میں بمقام دہلی پیدا ہوئے۔ علوم متداولہ کی تکمیل والد ماجد سے بعمر بیس سال کی۔ علم حدیث کی تکمیل بمقام مکہ معظمہ شیخ عبد الوہاب متقی، قاضی علی جار اللہ، شیخ ابو الحرم مدنی، شیخ حمید الدین سندھی اور علامہ خالدی مخزومی سے فرمائی اور ١٠٠٠ء میں وطن واپس ہوئے۔ دورِ اکبری کے تاریک دور میں آپ نے شریعت نبوی کی ترویج شد و مد سے فرمائی اور درس و تدریس و رشد و ہدایت کا سلسلہ آخر عمر یعنی پچاس سال تک جاری رہا۔ یوں تو مختلف صوفیاء شیخ وجیہ الدین گجراتی وغیرہ سے فیض حاصل کیا۔ بالآخر حضرت خواجہ باقی باللہ سے بیعت کی اور مستفیض ہوئے۔ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی آپ کے خواجہ تاش تھے

وفات: شیخ عبد الحق محدثؒ نے بعمر ٩٤ سال بعہد شاہجہاں ١٠٥٢ھ میں وفات پائی اور تین صاحبزادے، شیخ نور الحق، شیخ علی محمد اور شیخ محمد ہاشمؒ چھوڑے۔ اول الذکر کی اولاد میں مولانا احتشام الدین حقی ہم جلیس بابائے اردو اور آجکل شان الحق حقی معتمد اردو اردو زبان اور تدوینِ لغتِ اردو کے سرگرم رکن ہیں۔

تصانیف: آپ کثیر التصانیف تھے۔ بعض خاص تصانیف کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے

١۔ شرح شعر السعادت تصنیف ١٠١٦ھ مقابلہ ١٠٢٣ھ بخطِ مصنف (انڈیا لائبریری) و نسخہ متداولہ حضرت مظہر جانِ جاناں (و انڈیا آفس لندن)

٢۔ تکمیل الایمان و مرج البحرین بہ تصحیح مصنف کتب خانہ بانکی پور پٹنہ

٣۔ تحریر شیخ عبد الحق (رسالہ معارف جولائی دسمبر ١٩٢٢ء

٤۔ اشعۃ اللمعات فی شرح المشکوٰۃ ١٠١٩ھ/١٠٢٠ھ قلمی بدستخط مصنف کتب خانہ حبیب گنج علیگڑھ

نیز مخطوطات قلمی کتب خانہ جھنڈا شاہ حیدر آباد سندھ و کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد۔

۵۔ روضات (تصوف و اخلاق میں) قلمی مملوکہ محمد ایوب قادری کراچی۔

۶۔ مجموعہ رسائل: الرسالۃ الثامنۃ رعایت الانصاف والاعتدال (عقاید صوفیہ)

۷۔ " " : الرسالۃ السابعۃ والعشرون: فی الکسب والاختیار

۸۔ " " : الرسالۃ الثامنۃ والعشرون ترک الاختیار والتدبیر (کتب خانہ آصفیہ)

ماثبت السنۃ فی ایام السنۃ (مطبوعہ کراچی

۹۔ کتاب المکاتیب والرسائل ۶۸ مکتوبات موسومہ خواجہ باقی باللہ و شیخ عبداللہ نیازی نیز مملوکہ پدر ابوالکلام آزاد (بانکی پور پٹنہ)

۱۰۔ عمدۃ الواعظین (عربی) ۳۶ مجالس، مکتوبہ ۱۲۳۸ھ (کتب خانہ آصفیہ)

مکتوبات کے علاوہ زیر تذکرہ ۴۴ رسائل تھے جن کا ذکر خلیق احمد نے نہیں کیا۔ تذکرہ مصنفین دہلی میں شیخ عبدالحق نے اپنی ۹۰ تصانیف اور ۶۰ سے زائد رسائل کا ذکر کیا ہے مگر ان میں مخطوط زیر بحث عقاید سنیہ کا ذکر نہیں غالباً ذکر مؤلف ۱۰۹۶ھ کے بعد کی تصنیف ہے اخبار الاخیار طبع ہو چکی (کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد میں بھی نہیں ہے۔ یہ نایاب مخطوط راقم کو مکرمی ابو محمد عمر یافتی حیدر آبادی بابائے اُردو کے عزیز رفیق سے ملا تھا جس کے جملہ نو صفحات سطر ۱۷ کاغذ ولایتی واٹرمارک بخط نسخ ہے۔ نام کاتب و سنہ کتابت موجود نہیں۔ بارہویں صدی ہجری کا مکتوبہ معلوم ہوتا ہے جو نادر و نایاب ہے۔ متن میں شیخ عبدالحق محدث کا نام معہ ولدیت موجود ہے۔ اما بعد فیقول عبد الضعیف والنحیف عبدالحق بن سیف الدین ترک الدہلوی البخاری

اِس لحاظ سے اِس کے مصنف عبدالحق محدث دہلوی میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ موضوع کے متعلق فرماتے ہیں: لما رایت اکثر الھمم من طلبۃ العلم کاملین فی تحصیل علم العقائد و الایمان و قلوبھم واغبین عن معرفۃ قواعد اھل الحق و الایقان لا یسئلون فی امور الدین ممن ھو فرقبھم بجاہ نفسہ وغرور الشیطان و یعدون لذاتہ من علماء الدھر و بلغاء الزمان و ویخربون بنیان الاسلام و الایمان باتباع المتشابھات فی التغیر و التحریف لوح المحفوظ الملک الدیان .... فی ہذہ الرسالۃ المسمی بمعتقدات السنیۃ فی رد مذہب القدریہ والجبریۃ والمعتزلیہ۔

رسالہ ہذا حضرت امام جعفر صادقؓ کے قول العبدُ مختارٌ فی فعلہ ومجبور فی اختیارہٖ پر مبنی ہے۔ جو محققینِ اسلام مولانا رومیؒ جامیؒ، ابن عربیؒ، شیخ فرید الدین عطارؒ شرح فقہ اکبر خواجہ بندہ نوازؒ اور دکن میں شاہ کمال الدین بخاریؒ (ف ۱۲۲۴ھ کڑپوی، مدراس) مصنف کلمات کمالیہ (قلمی) نے علم قدیم الٰہی اور "حقایق الاشیاء ثابتہ" پر مبنی ہے۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے بھی جبر و قدر پر رسالہ لکھا ہے مگر مولانا نے موصوف کے علم ازلی اور اعیان ثابتہ کا ذکر نہیں کیا البتہ فلاسفہ میں ابن سینا، فلاطون، اسپی نوزا، کانٹ نطشے کا حوالہ دیا ہے

(محمد سخاوت مرزا قادری۔ بی اے۔ ایل ایل بی) ۲۴ مئی ۱۹۷۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

المعتقدات السّنية

في

ردّ مذهب القدرية والجبرية

الحمد لله الّذی قدر کل شیٔ فی سابق علمہ وارادته الازلیہ تقدیراً وکتب بوجیه ما هو کائن الیٰ یوم القیمۃ فی کتابه المبین الّذی لا یغادر صغیراً و لا کبیرا سبحان القادر الذی ما ترك مثقال ذرّة فی السموات و الارض الا هو مکتوب فیہ و کان ذلك علی الله یسیرا

والصلوة علیٰ سید المرسل افضل البشر محمّد الذی ورد فی شانه و ما ارسلنك الا مبشرا و نذیرا و علیٰ آلہٖ واصحابہٖ الذین نوروا الذین بافعالہٖ الحمیده و اقوالہٖ السدیده قمرا منیرا

اما بعد فیقول العبد الضعیف الخیف الماٰمول بهدایۃ

الهادی الحقیقی الباری عبد الحق بن سیف الدین الترك الدهلوی البخاری زان الله شانه و صانه عما شانه لما رایت اکثر اهلهم من طلبة العلم کاملین فی تحصیل علم العقائد و الایمان و قلوبهم راغبة عن معرفة قواعد نوا الحق و الایقان و یعدون ذواتهم من علماء الدهر و بلغاء الزمان و یخربون بنیان الاسلام والایمان باتباع المتشابهات فی التغیر تحریف اللوح المحفوظ للملك الدیان لانه انکار و تکذیب من نصوص القرآن والاخبار المتواترة عن الرسول الصادق الذی لا یتصور فیه الکذب والبهتان فتحققت علی ذمة قلبی لا ظهار کلها من الایات المحکمات التی جاءت فی عدم جواز التغیر و التحریف کذا فی الاصل وکتبتها فی هذه الرسالة المسماة بمعتقدات السنیة فی رد مذهب القدریة والجبریة و المعتزلیه حتی یتمیزوا فی الاقوال واعتقاد اهل الحق والباطل و لا یکونوا فی الاعتقادات لمن لا یعلم والجاهل اسال الله التوفیق بالثبات علی الدین القویم والهدایة الی صراط المستقیم واعلموا ایها المومنون من رفع النظر

من التقدير المرقوم فی اللوح المحفوظ وجوز التغیر والتبدیل
فیہ وحسب لنفسہ مستقلا فی افعالہ فهو من اهل القدریة
و من رفع اختیار العبد ونظر علی التقدیر وتوکاء علیه
وترلہ العمل فهو من اهل الجبریة و من اقربا لتقدیر و
اعترف باختیار العبد و توفیقہ من اللہ فهو علی مذهب
اهل السنة والجماعة کما قال استاذ اهل الطریقہ وقدوة
اهل التحقیقة الذی هو فی الدین الحکیم الحاذق اعنی
الامام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ وعن آبائہ مذهبنا
لا قدرولا جبر ولکن امرٌ بین الامرین وان تجو العقل
بدرلہ الامر المتوسط و لا یلزم ادراکہ و لا یتوقف علیہ
شیئ من العمل و یکفی الدلیل لتسکین القلب المطمئن
بامر اللہ ورسولہ لا یسال عما یفعل و هم یسئلون
واعلموا فکل مسیر لما خلق له و من اعتقد بجهلہ وشقاونه
جواز التغیر والتحریف فی اللوح المحفوظ فقد خسر خسرانا
مبینا و ضل ضلالاً بعیدا لان ما اراد اللہ وقدروکتب
بوصفہ الذی لا یزول عن ذاتہ من العلم والارادة و
القضاء والقدر والاسعاد والاشقاء و لا یتغیر و لا

تبدل اصلا ولكن التبديل فى المقضى و المقدور و اسعادة والشقاوة لان هذه كلها من صفات العبد فيجوز التغير حين وقوعها من العبد بعد وجوده كالقرآن غير مخلوق بحيثيت الذكر مطلقا ولكنه بحيث المذكور ليس كذلك كما صرح امام المسلمين سراج الامة والدين الذى اسمه فى الدنيا من الشمس اظهر و ذاته من البدر انور رضى الله تعالى عنه فى تصنيفته الاشهر اعنى الفقه الاكبر فطالع وفيه ايها المومنون يتمسك الغافلون فى تغير اللوح المحفوظ بهذه الاية المتشابهة يمحوا الله مايشاء ويثبت وعنده ام الكتاب التى تشتمل على كثير من التاويلات و قال كل واحد من اهل التحقيق والتفاسير فيها من الرموز والاشارات لكن ما ذهب احد منهم الى تاويل جواز التغير والتحريف فى اللوح المحفوظ الا اولئك الغافلون يؤولونها بتاويلات اهل الزيغ والكفار فيقعون فى الكفر و الضلالة و يصيرون من اهل النار و يحسبون انفسهم من زمرة اهل السنن وهم فى الحقيقة عند الله و عند الرسول من فرقة الكفر و الفجار لانهم مفتنون فى الدين و يضلون الذين لا يعلمون

اليسار و اليمين عن صراط الدين و الشرع المتين اسمعوا ايها
المومنون تاويل يمحو الله ما يشاء و يثبت عندهٗ ام الكتب
عند اهل السنة والجماعة اى يمحوالله المعصى عند التوبة
ويثبت التوبة و قد اجتمع المفسرون عليه وقد وردت فى
عدم التغير والتحريف فى اللوح المحفوظ آيات محكمات من ام
الكتب لا يرشد اليه الا اولوالالباب فيقسم الآيات من
القرآن على ثلثة اقسام بحسب طبايع الخلق و اذهان الانام
فجمعت بترتيبها فى ثلاثة فصول وفسرت كل دليل مشروحاً
حتى يتبين و لا تبغى الشك على الزكى والاوسط والغبى فى
تغير اللوح المحفوظ الغنى الاعلى من ان كان الله يريد
ان يغويه

فى القسم الاول من الاقسام الثلثة قال الله تعالى فى
سورة البقره واذ قلنا للملايكة اسجدوا لآدم فسجدوا الا
ابليس ابىٰ واستكبر وكان من الكافرين اى كان فى علم الله
وارادته و تقديره المرقوم فى اللوح المحفوظ من انه ابتدأ من
اهل السعادة والاخيار وانتهى من جمله اهل الشقاوة والكفار
فصاء كما كان فبهذه الاشارة والدليل المعول من قسم الاول

يفهم ويتقين الزكیٰ عدم التغير والتحريف فی مرقوم اللــوح المحفوظ و لا يكون لہٗ الشک فيہ اصلا

فی القسم الثانی من اقسام الثلاثۃ قال اللہ تعالیٰ فی الجــزء السابع فی سورۃ الانعام وما من دابۃ فی الارض ولا طاير يطير بجناحيہ الا امم امثالکم ای فی خلق الحيٰوۃ والممات او فی اداء ذکر اللہ تعالیٰ وثنائہٖ ما فرطنا فی الکتٰب ای ما امہلنا شيئًا من دقايق امور العلويۃ والسفليۃ عن مرقوم اللــــوح المحفوظ ثم الیٰ ربہم يحشرون وفی الجز التاسع فی سورۃ الانفال لو لا کتاب من اللہ سبق لسکم فيما اخذ تم عذاب عظيم ای لو لا مکتوب فی اللوح المحفوظ لسکم فيما اخذتم عذاب عظيم ای ولکن ما ہو مرقوم فيہ وقدر فہو مفعــول البتۃ لا يزيد ولا ينقص وفی الجز العاشر فی سورۃ التوبۃ قل لن يصيبنا (من الغنيمۃ والہزيمۃ والسراء والضراء و الدولۃ والنکبۃ) الا ما کتب اللہ لنا (الا بقدر ما کتب اللہ لنا فی اللوح المحفوظ) ہو مولانا و علی اللہ فليتوکل المومنون وفی جز الحادی عشر فی سورۃ يونس علیٰ نبيناء عليہ الصلوٰۃ والسلام وما يعزب عن ربک من مثقال ذرۃ فی الارض ولا

فی السماء ولا اصغر من ذلک ولا اکبر الا فی کتاب مبین ای
کل ذلک من الصغار والکبار مکتوب فی اللوح المحفوظ و فی الجزء
الثانی عشر وما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها ای رزق
کل واحد منها مفوض الی الله ان شاء بسط و ان شاء قبض
و یعلم مستقرها و مستودعها کل فی کتاب مبین ای کل
شیئ مقدر مکتوب فی اللوح المحفوظ و فی الجز الرابع عشر
فی سورة الحجر و ما اهلکنا من قریة الا ولها کتاب
معلوم ما تسبق من امة اجلها و ما یستاخرون ای یقول
سبحانہ و تعالیٰ ما اهلکنا من قریة الا یوفق ما هو
مکتوب فی اللوح المحفوظ و فی الجزء الخامس عشر فی
سورة بنی اسرائیل وان من قریة الا نحن مهلکوها قبل
یوم القیٰمة او معذبوها عذاباً شدیدا کان ذٰلک فی الکتاب
مسطورا ای کل ذٰلک کان مکتوباً فی اللوح المحفوظ و فی
الجزء السادس عشر فی سورة طٰہٰ قال فما بال القرون
الاولیٰ ای سال فرعون موسیٰ علیہ السلام عن قوم نوح و
عاد و ثمود الذین کانوا لا یعبدون الله فی الدنیا کیف
حالهم فی الآخرة أهم فی السعادة والدولة ام فی الشقاوة

والنکبۃ قال علمہا ای قال موسیٰ علیہ السلام علم الحال
وما لہم فی کتاب عند ربی ای نالوا واصابوا بما ہو مکتوب
فی اللوح المحفوظ لا یضل ربی ولا ینسی ای لا یخطاء ربی
ولا ینسی فی علمہ وتقدیرہ الذی مرقوم فی اللوح المحفوظ
وانا عبد مثلکم لا اعلم الغیب الا ما اجزنی اللہ تعالیٰ
وفی الجزء السابع عشر فی سورۃ الحج الم تعلم ان اللہ
یعلم ما فی السمٰوت والارض ای من عجایب العلویات
وغرایب السفلیات ان ذٰلک فی کتاب ای کل ذٰلک مکتوب
فی اللوح المحفوظ ان ذٰلک علی اللہ یسیر ای تقدیرالاشیاء
وترقیمہ فی اللوح المحفوظ مع کثرتہا علی اللہ تعالیٰ سہل
ویسیرو فی الجزءالعشرین وما من غائبۃ فی السمآء و
الارض الا فی کتاب مبین ای ما غاب شیئ فی السماء و
الارض الا ہو مکتوب فی اللوح المحفوظ وفی الجزء الحادی
والعشرین فی سورۃ احزاب النبی اولیٰ بالمومنین من
انفسہم وازواجہ امہاتہم واولواالارحام بعضہم اولیٰ
ببعض فی کتاب اللہ ای فی اللوح المحفوظ مکتوب تفریق
کل ذٰلک من المومنین والمہاجرین الا ان تفعلوا الیٰ

اولیائکم معروفاً کان ذٰلک فی الکتاب مسطورا ای کل
ذٰلک مع التفصیل مکتوب فی اللوح المحفوظ و فی الجزء
الثانی والعشرین فی سورۃ السباء و قال الذین کفروا لا
تاتینا الساعۃ قل بلیٰ و ربی لتاتینکم عالم الغیب لا
یعزب عنہ مثقال ذرۃ فی السمٰوٰت و لا فی الارض
و لا اصغر من ذٰلک و لا اکبر الا فی کتاب
مبین ای کل ذرۃ من المخلوقات ما ھو کائن الیٰ یوم
القیٰمۃ معلوم فی علمہ و مقدر فی ارادتہ و مرقوم فی
الکتاب الذی لا یتغیر ابدا ای اللوح المحفوظ و فی سورۃ
الفاطر واللہ خلقکم من تراب ثم من نطفۃ ثم جعلکم
ازواجاً و ما تحمل من انثیٰ و لا تضع الا بعلمہ و ما
یعمر من معمر و لا ینقص من عمرہٖ الا فی کتاب ای
کل ذٰلک معلوم و مقدو فی علمہ الذی لا یزول عن
ذاتہٖ و مکتوب فی اللوح المحفوظ و فی سورۃ یٰسین انا
نحن نحي الموتیٰ و نکتب ما قدموا وآثارھم و کل شیءٌ
احصینٰہُ فی امام مبین ای یقول و ینبہٖ سبحانہٗ و تعالیٰ
لحبیبہٖ و امتہٖ انا احصینا کل شیءٌ کما یکون وکتبنا

فی اللوح المحفوظ و ما نسینا و اخطانا فی احصائه وترقیمه فی الکتاب المبین کما قال فی سورة مریم و ما کان ربک نسیا و فی الجزء الخامس و العشرین فی سورة الزخرف فی اوله وانه ای القرآن فی ام الکتاب ای مرقوم فی اصل الکتاب السماوی الذی هو اللوح المحفوظ الذی مامون عن التغیر و التحریف

الجزء السابع و العشرین فی سورة القمر انا کل شیئ خلقناه بقدر ای کل شیئ علمنا و قدرنا بعلمنا و ارادتنا الازلیة وکتبنا فی اللوح المحفوظ الذی لا یتصف بالتبدیل والتحریف قضی الله امرًا وجف القلم و ایضاً فیها و کل شیئ فعلوه فی الزبر ای مکتوب فی اللوح المحفوظ و کل صغیر وکبیر مستطر ای کل واحد من الصغار والکبار عن الجواهر و الاجسام و الافعال والاقوال و وغیر ذلک من الحرکات و السکنات من جنس الاجرام مکتوب فی اللوح المحفوظ و فی سورة الواقعه انه لقرآن کریم فی کتاب مکنون ای مکتوب فی اللوح المحفوظ لا یمسه الا المطهرون ای لا یمسه و لا یطلع علیه الا

الملائکۃ لانہم مطہرون من الاوصاف الردیئۃ و فی
سورۃ الحدید ما اصاب ای ما اصاب و لا یصیب من
مصیبۃ ای من الحزن و انواع المصائب فی الارض
کالقحط و نقصان المال والزرع و غیر ذلک ولا فی انفسکم
کالمرض و الفقر و الموت و غیر ذلک الا فی کتاب ای
یقول سبحانہ و تعالیٰ لا یصبکم کل ما ذکرنا الا ما ہو
مکتوب فی اللوح المحفوظ من قبل ان نبرأھا ای قبل ان
خلقت المعصیۃ او الارض اوالانفس ان ذلک ای ثبت
المقدرات علی اللوح المحفوظ مع کثرتہا علی اللہ یسیرا
فی الجزء الثلاثین فی سورۃ عم و کل شیئ احصیناہ
کتاباً ای قدرنا کل شیئ وکتبناہ فی اللوح المحفوظ فھذا
الایات الواضحات من القسم الثانی دلائل قاطعۃ وبراھین
ساطعۃ لمن کان لہ الذھن الاوسط والفھم الثاقب
ویقطع یقینہ الشک فی عدم الجواز التغیر وتحریف المرقوم
فی اللوح المحفوظ فبقی القسم الثالث من الدلائل القرآنی
والقسم الثالث من الطبائع الانسانیہ ھوالغبی والغبی لا
یعرف بالف دلیل او اشارۃ و لا یفھم الا بصریح اللفظ و

المعنى فبين سبحانہ و تعالیٰ و صرح بدیل صریح لتفهیم الغبی و تعلیم المسئی فی سورة البروج بقولہ بل هو قرآن مجید فی لوح محفوظ والمحفوظ صفة اللوح ای القرآن المجید والفرقان الحمید مکتوب فی اللوح الذی هو محفوظ عن التغیر والتحریف من وجہ ما و اتفقوا فی هذه المسألة الشریفة کل من النبیین الماضیین وامتهم من زمان آدم علیٰ نبینا و علیهم الصلوٰة والسلام الیٰ زمان خاتم النبیین و سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم و من زمان رسولنا صلی اللہ علیہ وسلم الی زماننا کل من الصحابة والتابعین و تبع التابعین والمفسرین رضوان اللہ علیهم اجمعین و من بعدهم کل من المفسرین والمحدثین و الفقها المجتهدین والعلماء العاملین رحمة اللہ علیهم اجمعین وما ذهب الیٰ خلاف هذه الدلائل القطعیہ الا الاشقیاء من فرقة القدریئین والجبریئین و المعتزلین خذلهم اللہ تعالیٰ الیٰ یوم الدین ولما کان هٰذا لمختصر موجزاً منحصرا فی بدلایل القرآن فیما اوردفیہ من الاحادیث المتواترة الواقعہ فی ثبوت هذه المسالة الایمانیہ احترازا من

تطویل الکلام و العبارة و یکفی هذه الآیات الواضحات
لمن کان تقدیره فی لوح المحفوظ بالخیر والسعادة اللّهم
ثبتنا علی الایمان وامتنا علی الایمان واحشرنا یوم
القیٰمة فی زمرة المومنین بمحمد صلی الله علیه وسلّم
وآله الطیبین واصحابه الطاهرین برحمتك یا ارحم الراحمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ اُردو

معتقدات السنیہ

از : محمد سخاوت مرزا ۔ بی اے ایل ایل بی

حمد و نعت : بندہ ضعیف و ناتواں ہادی حقیقی باری تعالیٰ کی ہدایت کا اُمید وار عبدالحق ولد سیف الدین ترک دہلوی البخاری، عرض پرداز ہے کہ جب میں نے اکثر طلباء اہلِ علم کے حوصلے علم عقائد و ایمان کے حصول میں پست دیکھے اور قواعد اہلِ حق اور ایمان کی معرفت سے ان کے دلوں کو بے بہرہ پایا اور محسوس کیا کہ وہ دینی امور میں ان لوگوں سے جو اُن سے زیادہ علم و فضل میں فوقیت رکھتے ہیں اور اپنی نفسانیت اور شیطان کے ورغلانے کا سوال ہی نہیں کرتے اور خود کو اپنے زمانے کا عالم اور اپنے وقت کا منتہی شمار کرتے ہیں اور اس طرح لوح محفوظ کے تغیّر و تحریف میں متشابہات (آیات) کی اتباع کی وجہ اسلام اور ایمان کی بنیاد کو ڈھا دیتے ہیں اس لیے کہ ان کا یہ فعل نصوصِ قرآنی کا انکار اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احادیثِ متواتر کو جھٹلانا ہے جن کے متعلق جھوٹ اور بہتان کا تصوّر نہیں کیا جا سکتا، چنانچہ میں نے ان آیاتِ محکمات کے اظہار کا ارادہ کیا جو قرآن پاک میں تغیّر اور تحریف کے عدمِ جواز میں وارد ہیں اور ان کو میں نے اس رسالہ میں جو معتقدات

السنیہ فی رد مذہب القدریہ والجبریہ والمعتزلیہ سے موسوم ہے، بیان کیا ہے تاکہ لوگ، اہل حق و باطل کے اقوال اور اعتقاد میں فرق کرسکیں اور اپنے اعتقادات میں ایک جاہل کی طرح نہ رہیں، میں اللہ تعالیٰ سے توفیق اور دین قدیم پر ثابت قدم رہنے اور ہدایت کی دعا کرتا ہوں۔

اے مسلمانو! جان لو کہ جس شخص نے لوح محفوظ کے نوشتۂ تقدیر سے اغماض کیا اور اس میں تغیر و تبدل کو جائز ٹھہرایا اور اپنے نفس اپنے افعال میں قادر و مختار سمجھا تو وہ فرقہ قدریہ میں سے ہے اور جس شخص نے بندے کا اختیار کا انکار کیا اور قسمت پر بھروسہ کیا اور عمل کو چھوڑ دیا تو وہ طبقۂ جبریہ میں سے ہے اور جس نے تقدیر کا اقرار کیا اور بندے کے اختیار کا بھی اعتراف کیا اور اپنی توفیق کو منجانب اللہ جانا تو ایسا شخص مذہب اہلسنّت والجماعت میں شامل ہے، جیساکہ استاد اہل طریقت و حقیقت کے پیشوا اور دین متین کے حکیم حاذق حضرت امام جعفر صادق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ و من آبائہ) نے فرمایا ہے کہ "ہمارا مذہب نہ جبر ہے نہ قدر ہے بلکہ دونوں کے مابین ہے۔ باوجودیکہ عقل اس بین بین کی بات کو ماننے میں حیران ہو جائے اور اس درمیانی امر کا ادراک لازم ہے اور نہ اس کے ادراک پر کوئی عمل موقوف ہوتا ہے، قلب مطمئن کے لیے خدا کا کلام اور اس کے رسولؐ کا فرمان کافی دلائل ہیں، جس طرح اللہ تعالیٰ کا قول (لا یسئل عما یفعل و هم یسئلون) یہ کہ اللہ تعالیٰ سے اس کے کاموں کے متعلق کوئی سوال ہی نہیں کرسکتا لیکن لوگ اپنے اعمال کے جوابدہ ہیں اور حضرۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قول (واعملوا فکل میسر لما خلق لہ)

کرتم عمل کیے جاؤ، اس لیے کہ ہر شخص کے لیے وہی چیز آسان ہو جاتی ہے جس کے لیے اسکی تخلیق کی گئی ہے لیکن جو شخص بر بنائے جہالت اور بدبختی لوح محفوظ میں تغیرّ و تحریف کے جواز کا قائل ہے، وہ سراسر نقصان میں ہے اور کھلی ہوئی گمراہی میں مُبتلا ہے، اس لیے کہ اللہ نے جس چیز کا ارادہ کر لیا ہے اور مقرر کر دیا ہو اور اس کو لکھ دیا ہو (اپنے ان اوصاف کے ساتھ جو اس کی ذات سے وابستہ ہیں مثلاً علم، ارادہ، قضا، قدر، سعادتیں اور شقاوتیں) تو ان میں کبھی تغیرّ و تبدل نہیں ہوتا، البتہ تبدیلی مقضی، مقدر، سعادت و شقاوت میں ہوتی ہے، چونکہ یہ سب بندے کے صفات ہیں اسلیے بندے سے اس کے وقوع ہونے کے وقت وجود میں آنے کے بعد تبدیلی جائز ہے، جس طرح کہ قرآن جو مطلقاً ذکر کے اعتبار سے غیر مخلوق ہے لیکن مذکور کے اعتبار سے ایسا نہیں ہے۔ یہ وہی ہے جس کو امام المسلمین، دین و اُمّت کے روشن چراغ جن کا نام دنیا میں آفتاب سے زیادہ روشن اور جن کی ہستی ماہِ کامل سے زیادہ منوّر ہے۔ (رضی اللہ عنہ) نے اپنی مشہور تصنیف فقہ اکبر میں صراحت سے بیان فرمائی ہے۔

پس اے ایمان والو! تم اس کتاب کا مطالعہ کرو، غافلوں نے لوح محفوظ میں تغیرّ و تبدل کی دلیل قرآن کی اس متشابہ آیت يمحوا الله ما يشاء ويثبت عنده ام الكتاب یعنی اللہ جو چاہتا ہے اس کو مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہے اس کو باقی رکھتا ہے اور اس کے یعنی اللہ کے پاس بڑی زبردست یعنی ام الکتاب ہے، غرض یہ وہ آیت ہے جس کی بہت سی تاویلیں ہو سکتی ہیں اور تمام محققین اور مفسرین نے اس سلسلہ میں اشارہ اور کنایہ سے بیان فرمایا ہے، لیکن ان میں سے کوئی بھی لوح محفوظ کے تغیرّ اور تحریف کا قائل نہیں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو حقائق

سے چشم پوشی کرتے ہیں اور گمراہوں اور ٹیڑھا راستہ چلنے والوں کی طرح تاویلات پیش کرتے ہیں اور کفر و ضلالت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ان کا شمار اہلِ جہنّم میں ہو جاتا ہے لیکن اپنے کو اہلِ سنّت والجماعت سمجھتے ہیں مگر ان کا شمار اللہ اور اُسکے رسولؐ کے نزدیک کافروں اور فاجروں میں ہوتا ہے، اس لیے کہ یہ طبقہ دین میں فتنہ پیدا کرنے والا ہے۔ کیونکہ وہ سادہ لوح اور بھولے مسلمانوں کو جو دین سے ناواقف اور امر شریعت سے آگاہ نہیں ہوتے، گمراہی کے راستہ پر ڈال دیتے ہیں۔

اے ایمان والو! آیت کریمہ یمحو اللہ ما یشاء ویثبت عندہ ام الکتاب کی تفسیر گوش گذار کر لو جو اہلِ سنّت والجماعت کے نزدیک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو توبہ کے ذریعہ مٹا دیتا ہے اور توبہ پر ان کو ثابت قدم رکھتا ہے جس پر تمام مفسّرین کا اتّفاق ہے۔

لوحِ محفوظ کے عدم تغیّر اور تحریف کے سلسلہ میں بہت سی آیتیں قرآن کریم میں موجود ہیں جن سے اربابِ حل وعقد کو ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ انسان کی طبیعت اور ذہن کے اعتبار سے قرآنی آیتیں تین اقسام پر مشتمل ہیں، جن کو میں نے تین فصلوں میں تقسیم کیا ہے اور تمام دلائل کو شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا ہے تاکہ صاف بات ظاہر ہو جائے اور تیز فہم اور کم فہم انسانوں کو لوحِ محفوظ میں تغیّر و تبدّل کا شک باقی نہ رہے (سب سے بڑا غبی وہ ہے جس کے لیے اللہ نے گمراہ کرنے کا ارادہ کر لیا ہو۔

تینوں میں سے پہلی قسم کا بیان : اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کے اس رکوع میں جو "اذ قال" سے شروع ہوتا ہے، فرمایا ہے کہ "جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ

کرو تو سوائے ابلیس کے سبھوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور کبر و نخوت پر ڈٹا رہا یعنی اللہ تعالیٰ کا علم، ارادہ اور اس کے مقرّر کردہ امر میں جو لوح محفوظ میں لکھا ہُوا ہے، ابلیس کی ابتدا تو نیک بختوں اور بھلے لوگوں میں تھی مگر اس کی انتہا یعنی انجام بدبختوں اور کافروں پر مشتمل تھا، چنانچہ ابلیس کا حشر ویسا ہی ہُوا جس کے لیے وہ مقرّر ہو چکا تھا. غرض اس رکوع کی آیت سے پہلی قسم یعنی اس کو ابتدائی زمانہ کی طرف اشارہ ہے جو ایک ٹھوس دلیل بھی ہے جس سے ایک تیز فہم انسان سمجھ لے گا اور یقین کر لیگا کہ لوح محفوظ کے نوشتہ میں کوئی تبدیلی اور تحریف نہیں ہو سکتی لہٰذا اس کو اس امر میں کبھی بھی شک نہیں ہوگا۔

دوسری قسم کی مثال : اللہ تعالیٰ نے ساتویں پارہ میں سورۂ انعام کی اس آیت میں جو الفاظ " قد خسر الذین" سے شروع ہوتی ہے، ارشاد فرمایا ہے کہ :

> اس روئے زمین پر نہ تو کوئی پایہ ایسا ہے اور نہ کوئی جانور جو اپنے دونوں پروں کے ذریعہ نہ اُڑتا ہو جو تمھارے مانند نہ ہو، یعنی جہاں تک موت و حیات کا تعلق ہے یا ذکرِ الٰہی اور اس کی (خدا کی) حمد و ثنا کا تعلق ہو، سب برابر برابر ہیں اور ہم نے کتاب یعنی لوح محفوظ پہ سپُردِ قلم کرنے میں کسی کو نظر انداز نہیں کیا، ہر قسم کے امور خواہ وہ آسمان سے متعلق ہوں یا زمین سے، ہر چیز کو لوح محفوظ میں منضبط کر دیا ہے اور اپنے پروردگار کی طرف سب اُٹھا لیے جائیں گے۔

نویں پارہ کے سورۂ انفال کے اس رکوع میں جو " یا ایھا النبی" سے شروع ہوتا ہے اس طرح مذکور ہے : " اگر خدائے تعالیٰ کا ایک نوشتہ مقرر نہ ہو گیا ہوتا تو تم لوگوں پر ضرور عذاب

نازل ہوتا لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ لکھ دیا گیا اور بیان کر دیا گیا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا۔ جس میں کوئی کمی یا زیادتی بھی نہیں واقع ہو سکتی ہے۔

دسویں پارہ کے سورۂ توبہ کے اس رکوع میں جو "عفی اللہ عنک" سے شروع ہوتا ہے یہ مذکور ہے کہ "(اے رسول) آپ فرما دیجیے کہ ہم کو ہرگز نہیں پہنچ سکتا، مال غنیمت، رُسوائی، خوشی و غم، دولت و حکومت یا ذلت و رُسوائی میں سے کچھ) مگر وہی جو کچھ اللہ نے ہمارے لیے مقرر کر دیا ہے، یعنی جو کچھ خدا نے ہمارے لیے لکھ دیا ہو اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ وہی ہمارا مالک ہے، اُسی پر ایمان والوں کا بھروسہ اور توکل ہونا چاہیے۔

گیارہویں پارہ کے سورۂ یونس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے اس رکوع میں جو الفاظ "وما تکون فی شان" سے شروع ہوتا ہے، اس طرح مذکور ہے کہ "رب (کے علم) سے کوئی چیز ذرہ برابر بھی اوجھل نہیں، نہ زمین میں نہ آسمان میں (بلکہ سب اس کے علم میں حاضر ہیں) نہ تو کوئی چیز اس سے یعنی مقدار معینہ مذکور سے چھوٹی ہے اور نہ کوئی چیز (اسی مقدار مذکور) سے بڑی ہے مگر یہ سب (بوجہ احاطۂ علم الٰہی) کتاب مبین یعنی لوح محفوظ میں مرقوم ہے"۔ یعنی تمام چھوٹی بڑی چیزیں لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہیں۔

بارہویں پارہ میں اس طرح ذکر کیا گیا ہے کہ "روئے زمین پر کوئی چوپایہ ایسا نہیں ہے جسکو اللہ تعالیٰ رزق نہ پہنچاتا ہو۔ یعنی ہر جاندار کا رزق اللہ تعالیٰ کی جانب سے مقرر ہے۔ اگر اللہ چاہے تو اس کو بڑھ چڑھ کر دے اور اگر چاہے تو اس کے رزق میں تنگی پیدا کر دے۔ نیز اللہ تعالیٰ اُن کے زیادہ رہنے کی جگہ اور کم رہنے کی جگہ کو اچھی طرح جانتا ہے، غرض ہر چیز

کتاب مبین میں لکھی ہوئی ہے۔

چودھویں پارہ کے سورۂ حجر مکی کے پہلے رکوع میں مذکور ہے و ما اھلکنا من قریۃ الا ولھا کتاب معلوم الخ، ہم نے جتنی بستیاں برباد کی ہیں، ان سب سے متعلق ایک معین وقت مقرر ہے۔ کوئی اُمت اپنی میعاد مقررسے نہ تو پہلے ہلاک ہوئی ہے اور نہ پیچھے رہی ہے یعنی خدا کا قول ہے کہ ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر اُسی کے مطابق جو لوح محفوظ میں مندرج ہے

پندرہویں پارہ کے سورۃ بنی اسرائیل کے اس رکوع میں جو " وقل لعبادی" سے شروع ہے، اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے کہ" اور (کفار کی) ایسی کوئی آبادی نہیں جس کو ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں گے یا (قیامت کے روز) اس کو عذاب سخت میں مبتلا نہ کریں گے۔ یہ بات کتاب میں لکھی ہوئی ہے"۔ یعنی یہ سب باتیں لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہیں۔

سولھویں پارہ کے سورۃ طٰہٰ کے اس رکوع میں جو الفاظ" قال رب اشرح لی" سے شروع ہوتا ہے، خدا نے یوں فرمایا ہے کہ" اس نے پوچھا کہ اگلے لوگوں کا کیا حشر ہوا (یعنی فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا کہ اقوامِ نوح، عاد و ثمود کا جنھوں نے اس دنیا میں اللہ کی عبادت نہیں کی، ان کا آخرت میں کیا حشر رہا۔ کیا وہ نیک بخت رہے اور ان کو سعادت اور حکومت سے نوازا گیا یا ان کو بدبختی اور ذلّت وخواری نصیب ہوئی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کا علم یعنی ان کی حالت کا علم اور اس کا انجام کار اللہ تعالیٰ کے پاس ایک کتاب میں مرقوم ہے، یعنی ان قوموں نے وہی پایا اور وہی ان کو نصیب ہوا جو اُن سے متعلق لوح محفوظ میں لکھا جا چکا تھا۔

"میرا پروردگار نہ تو کوئی غلطی کرتا ہے اور نہ اپنے علم میں اس چیز کا جو لوح محفوظ میں لکھی جا چکی ہے۔ بھول چوک کا مرتکب ہوتا ہے"۔ اور میں تو تمھاری ہی طرح ایک اس کا بندہ ہوں، میں غیب کی باتوں سے ناواقف ہوں مگر میں اتنی ہی باتوں کو جانتا ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بتایا ہے۔

سترھویں پارہ کے سورۂ حج کے اُس رکوع میں جو" الم تر" الم تعلم الخ سے شروع ہوتا ہے۔ اس طرح مذکور ہے"اے مخاطب، کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے (خواہ وہ عجائبات آسمانی ہوں یا نوادرات زمین) یہ بات یقینی ہے کہ یہ سب (یعنی ان کا قول وفعل) نامۂ اعمال میں بھی محفوظ ہے، یعنی ہر چیز ہی لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے"، پس یقیناً یہ ثابت ہوگیا کہ یہ فیصلہ کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت آسان ہے "یعنی جن چیزوں کا تعین اور اُن کا اندازہ اور اُن کا لوح محفوظ میں لکھ دینا، باوجودیکہ ان کی تعداد کثیر ہو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت ہی آسان کام ہے"۔

بیسویں پارہ کے اس رکوع میں جو" وقال الذین وما من غائبۃ" الخ سے شروع ہوتا ہے، اللہ عزّوجلّ یوں فرماتا ہے کہ" اور آسمان اور زمین میں ایسی کوئی پوشیدہ چیز نہیں، جو لوح محفوظ میں قلمبند کیے جانے سے باقی رہ گئی ہو"۔

اکیسویں پارہ کے سورۂ احزاب کے رکوع اوّل میں جو ان الفاظ سے" النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم" الخ شروع ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ" نبی مومنین کے ساتھ خود اُن کے نفس سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں (یعنی مسلمان پر اپنی جان سے بھی زیادہ آپ کا حق ہے اور اس لیے

آپ کی اطاعت مطلقاً اور تعظیم بدرجۂ کمال واجب ہے اور اس میں تمام احکام اور معاملات شامل ہیں اور آپ کی بیبیاں، اُن کی مائیں ہیں اور رشتہ دار کتاب اللہ میں ایک دوسرے سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں، بہ نسبت دوسرے مومنین اور مہاجرین کے (یعنی لوح محفوظ میں مہاجرین اور مومنوں کی پوری تفصیل مذکور ہے) اگر تم اپنے دوستوں سے کچھ سلوک کرنا چاہو تو وہ جائز ہے، یہ بات لوح محفوظ میں لکھی جاچکی تھی (یعنی ان میں سے ہر بات لوح محفوظ میں تفصیل سے لکھی ہوئی ہے)

بائیسویں پارہ کے سورۂ سبا کے رکوع اول میں جو اس طرح شروع ہوتا ہے" وقال الذین کفروا لا تاتینا" الخ اللہ نے فرمایا ہے کہ"کافر یہ کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی، آپ فرما دیجیے کہ کیوں نہیں؟ قسم ہے اپنے پروردگار عالم غیب کی، اس خدا (کے علم) سے ذرہ برابر بھی کوئی چیز خالی (غائب) نہیں، نہ تو آسمان میں، نہ زمین میں اور نہ کوئی چیز اس (مقدار مذکور) سے چھوٹی ہے اور نہ کوئی چیز (اس سے) بڑی، مگر یہ سب کی سب کتاب مبین میں موجود (مرقوم) ہیں" یعنی مخلوقات کا ذرہ ذرہ جو قیامت تک وجود پذیر ہوتا رہے گا، اس خدائے تعالیٰ کے علم میں ہے، اس کا اندازہ اُسی اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے مطابق ہے اور اسی کتاب میں مرقوم ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی (یعنی لوح محفوظ میں) اور سورۂ فاطر کے دوسرے رکوع میں ارشاد فرمایا ہے" واللہ خلقکم من تراب ثم من نطفۃ ثم جعلکم ازواجاً یعنی اللہ تعالیٰ نے تم کو نمناک مٹی سے پیدا کیا پھر مستقل طور پر نطفہ سے پیدا کیا پھر تم کو جوڑے جوڑے بنایا اور کسی عورت کو نہ حمل رہتا ہے اور نہ وہ جنتی ہے مگر یہ سب اس کی اطلاع سے ہوتا ہے. (یعنی اس کو پہلے سے ہی سب خبر ہوتی ہے) اور (اسی طرح) نہ تو کسی کی عمر زیادہ مقرر کی جاتی

ہے اور نہ کسی کی عُمر کم مقرر کی جاتی ہے مگر یہ سب لوحِ محفوظ میں موجود ہوتا ہے۔ یعنی یہ تمام چیزیں اُس کے احاطۂ علم میں ہوتی ہیں اور اس کا (خدا کا) یہ علم ایسی صفت ہے جو اس کی ذات سے جُدا نہیں ہوتی اور تمام باتیں، لوحِ محفوظ میں مرقوم ہیں۔

سورۂ یٰسین کی پہلی رکوع میں خدا نے فرمایا ہے "انا نحن نحیی الموتیٰ و نکتب ما قدموا واثارھم" الخ یعنی بے شک ہم مُردوں کو زندہ کریں گے اور ہم لکھتے رہتے ہیں وہ اعمال بھی جن کو لوگ آگے بھیجتے ہیں اور اُن کے وہ اعمال بھی جن کو وہ پیچھے چھوڑ جاتے ہیں (ما قدموا سے مُراد وہ کام جو اپنے ہاتھ سے کیا اور آثارھم سے مراد وہ اثر جو اسی کام کے سبب پیدا ہُوا اور بعد مرگ بھی باقی رہا) اور ہم نے ہر چیز کو ایک واضح کتاب میں منضبط کر دیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے اس امر کے بیان کرنے کا مقصد اپنے محبوبؐ اور اس کی امت کو اس بات پر متنبہ کرنا ہے کہ ہم نے تمام اشیاء کو اُن کے عالم وجود میں آنے کے اعتبار سے منضبط کر لیا ہے اور ان سب کو لوحِ محفوظ میں لکھ دیا ہے اور ہم نے اپنے اندازے کے لحاظ سے ان کو کتاب مبین میں ضبط کر دیئے ہیں، ہم کو نہ تو کچھ بھُول چوک ہوتی ہے اور نہ کبھی غلطی کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں خدا کا قول سورۂ مریم میں موجُود ہے، یہ کہ آپ کے ربّ نے کبھی بھی غلطی نہیں کی۔

پچیسویں پارہ کے سورۃ الزخرف کے شروع میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے "القران فی ام الکتاب" الخ بے شک وہ (یعنی قرآن) ہمارے پاس لوحِ محفوظ میں (یعنی اصل صحف آسمانی میں مرقوم ہے کہ لوحِ محفوظ ہر قسم کے تغیرّ و تبدّل سے پاک ہے)

اور ستائیسویں پارہ کے سورۃ القمر میں خدا اس طرح فرماتا ہے، "انا کل شیٔ خلقناہ

بقدر" الخ یعنی ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے سے پیدا کیا ہے۔ ہم ہر چیز کو جانتے ہیں اور ہم نے اپنے علم اور ارادۂ ازلی کی بنار پر اس کا اندازہ مقرر کر دیا ہے۔

اور ہم نے اس کو لکھ دیا ہے ایسے لوح محفوظ میں جس میں کسی قسم کی تعریب، تحریف کی صفت نہیں عائد کی جاسکتی، اللہ تعالیٰ نے ہر امر کا فیصلہ کر دیا اور قلم ہر چیز کو لکھ کر خشک ہو گیا ہے۔ نیز اسی سورۃ میں مذکور ہے" وکل شیئٍ فعلوہ فی الزبر" یعنی جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں وہ سب اعمالناموں میں مندرج ہے اور یہ تمام چیزیں لوح محفوظ میں مرقوم ہیں، اور ہر چھوٹی بڑی بات اس میں لکھی ہوئی ہے، یعنی کوئی جوہر ہو یا جسم، خواہ کوئی فعل ہو یا قول یا اس کے علاوہ کوئی حرکت یا سکون جو اجرام جنس پر وارد ہوتی ہو، سب کے سب لوح محفوظ میں لکھ دی گئی ہیں۔

سورۃ واقعہ میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے" انہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون" کہ بے شک یہ ایک مکرم قرآن ہے جو ایک محفوظ کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں مندرج ہے یعنی لکھا ہوا ہے اس کو بجز پاک شخص کے کوئی ہاتھ نہیں لگانے پاتا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کو چھوتے نہیں اور نہ اس سے مطلع ہوتے ہیں مگر صرف فرشتے، اس لیے کہ وہ بُری باتوں سے پاک اور صاف ہیں (یعنی قرآن پاک کا نزول فرشتے ہی کے ذریعہ ہے اور یہی نبوّت سے متعلق ہے، شیاطین اسکو نہیں لا سکتے۔ کیونکہ احتمال کہانت وغیرہ قادح نبوّت ہے)

سورۂ حدید میں خدا کا یہ فرمان ہے کہ" ما اصاب الیٰ ما اصاب ولا یصیب من مصیبۃ الخ" یعنی کوئی مصیبت نہ تو دنیا میں بصورتِ قحط، نقصان مال اور غلّہ اور اسکے علاوہ،

اور نہ خاص تمھاری جانوں میں، بصورت بیماری، فقر، موت اور اس کے علاوہ) آتی ہے، مگر وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ یعنی خدا فرماتا ہے کہ تم پر کوئی مصیبت اتنذکرہ صدر نہیں آتی ہے مگر یہ کہ لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے۔ قبل اس کے کہ ہم اس کو معرض ظہور میں لائیں یعنی اس کے پیشتر کہ میں گناہ، زمین اور جانوں کو پیدا کروں، باوجود ان کی کثیر تعداد کے، جن کا اندازہ کرکے لوح محفوظ میں قلمبند کر دینا اللہ کے نزدیک آسان کام ہے۔

تیسویں پارہ سورۂ نبأ میں اس طرح مذکور ہے کہ ہم نے ہر شے کو ایک کتاب میں محفوظ کر دیا ہے، یعنی ہم نے ہر چیز کا اندازہ متعین کر دیا ہے اور اس کو لوح محفوظ میں لکھ دیا ہے۔

غرض یہ دوسری قسم کی وہ واضح آیات ہیں اُن اشخاص کے لیے جن کا فہم اور ادراک اوسط درجہ کا ہے، ایک واضح دلیل اور کُھلی ہوئی ہدایت ہے۔ اس پر یقین اُن کے شک و شبہ کو دُور کر دے گا اور لوح محفوظ کی کسی تحریر میں تغیر و تبدل کا شُبہ باقی نہیں رہے گا۔ باقی رہا قرآن کی تیسری قسم کی دلائل اور انسانی طبیعت و فطرت کی تیسری قسم وہ ہے جو کُند ذہنی ہے، ایسا غبی شخص ہزاروں دلائل اور اشاروں سے بھی کسی کام کو نہیں سمجھتا اور بغیر سیدھے سادھے الفاظ ہونے کے وہ اُس کے ادراک معنی سے قاصر رہتا ہے تو خدائے تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لیے جو کور مغز ہیں اور جن کی عقلوں پر پردہ پڑا ہُوا ہے) سورۂ بُرُوج میں صاف کھول کر بیان کر دیا ہے چنانچہ خدائے تعالیٰ کا قول " بل ھو قران مجیدٌ فی لوح محفوظ " بلکہ وہ ایک باعظمت قرآن ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہُوا ہے اور " المحفوظ " " اللوح " کی صفت ہے یعنی قرآن مجید اور فرقان حمید ایسے لوح میں لکھا ہُوا ہے جو ہر طرح کی تحریف و تغیر سے محفوظ ہے۔

اس مسئلہ مبارک میں تمام سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام اور اُن کی اُمتیں آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت خاتم النبیین و سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اور رسول مقبولؐ کے زمانہ مبارک سے لے کر ہمارے زمانہ تک تمام صحابہ کرامؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ اور اُن کے بعد تمام مفسرین و محدثین، فقہا، مجتہدین اور علماء باعمل، سبھوں نے اس مسئلہ پر اتفاق کیا ہے اور ان میں سے کوئی بھی ان قطعی دلائل کے خلاف عمل نہیں فرمایا، سوائے ان بدبختوں کے جو قدریہ اور جبریہ اور فرقہ معتزلہ سے تعلق رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو قیامت تک رسوا کرتا ہے۔

جب یہ مختصر رسالہ قرآنی دلائل سے معمور ہے تو میں ان احادیث متواترہ سے جو اس مسئلہ ایمانی کے ثبوت میں مروی ہیں اس خوف سے کہ کلام اور عبارت طویل نہ ہو جائے، اُن کو چھوڑ دیتا ہوں، صرف یہ کھلی ہوئی روشن آیتیں ہی کافی ہیں، اسی لیے جس کی تقدیر لوح محفوظ میں بھلائی اور خیر کے ساتھ لکھی ہوئی ہے۔

اے اللہ! ہمیں ایمان پر ثابت قدم رکھ اور ہم پر ایمان کا احسان قائم رکھ اور ہمیں قیامت کے روز مومنین کی جماعت میں اُٹھا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوں گے، حضرۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آل پر اور اصحاب کرام پر اللہ تعالیٰ اپنا درود اور سلام نازل فرمائے۔ یا ارحم الراحمین ہم تیری ہی رحمت کے اُمیدوار ہیں۔

تمت بالخیر